# زحمت یا رحمت ؟

مُصنف: شہزاد الیاس

# زحمت یا رحمت ؟

مُصنف: شہزاد الیاس

فروری ۲۰۲۴

ناشرین: پاور اِن ورڈ منسٹریز۔۔لاہور پاکستان!

www.powerinwordministries.com

# زحمت یا رحمت

یعقوب آج بہت خوش تھا کیونکہ ایک لمبے عرصے کے بعد اُسے دفتر سے بونس ملا تھا اور ساتھ ساتھ تنخواہ بڑھنے کی خوشخبری بھی سُنائی گئی تھی۔ دفتر میں سب ملازمین بونس ملنے اور تنخواہ بڑھنے سے بہت خوش تھے لیکن یعقوب کی خوشی دیدنی تھی۔

وہ بیتاب تھا کہ وہ ساجدہ کو یہ خوشی کی خبر جلد از جلد سُنائے۔ اُس نے جیب سے موبائل نکالا تا کہ ساجدہ کو اس اہم بات سے آگاہ کرے لیکن کچھ سوچ کر اُس نے موبائل دوبارہ اپنی جیب میں رکھ لیا۔ اُس کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ شام چھ بجے دفتر بند ہوتا تھا پر چار بجے کے بعد تو وقت جیسے رُک ہی گیا تھا چھ بجنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

خدا خدا کر کے دفتر سے چھُٹی ہوئی پر جیسے ہی یعقوب دفتر سے باہر نکلا بُوندا باندی شروع ہو گئی آسمان کالے بادلوں سے گِھرا ہوا تھا۔ یعقوب سوچ میں پڑ گیا کہ کیا کِیا جائے؟ اگر راستے میں بارش کہیں تیز ہو گئی تو بھیگ جاؤں گا اور اِس ٹھنڈ میں بھیگنے سے بیمار بھی ہو سکتا ہوں پر کیا کروں رُک بھی تو نہیں سکتا کیونکہ جتنے بادل ہیں بارش نا جانے کب رُکے؟ اُس نے ساتھ والی دُوکان سے شاپنگ بیگ لے کر اپنا موبائل اور ضروری سامان اُس میں ڈال لیا تا کہ بارش سے چیزوں کو نقصان نہ پہنچے۔ بیس منٹ سے موٹر سائیکل نکال کر وہ بڑے محتاط انداز سے گھر کی جانب روانہ ہو گیا۔

وہ سوچ رہا تھا کہ بونس کی رقم کم از کم اتنی ضرور ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کو مَری سیر کے لئے لے جا سکتا ہے۔ کچھ اور باتیں بھی اُس کے ذہن میں تھیں لیکن وہ بونس والی بات فی الحال

ساجدہ سے چھُپانا چاہتا تھا تا کہ جب مَری کے سفر کے تمام معاملات طے پا جائیں تو اپنے بیوی بچوں کو سرپرائز دے۔

یعقوب کو خُدا نے شادی کے بعد ایک بیٹا دائم اور ایک بیٹی مونا عطا کئے تھے۔ ساجدہ ویسے تو اچھی تھی لیکن اُس کی طبیعت میں چِڑ چِڑا پن تھا جس کی وجہ سے کئی بار گھر کا ماحول خراب ہو جاتا تھا۔

یعقوب ایک خُدا خوف شخص تھا جو ہر وقت لوگوں کی مدد کرنے کے لئے آمادہ رہتا تھا۔ ساجدہ کے چِڑ چِڑے پن کی وجہ وہ اپنے آپ کو سمجھتا تھا کیونکہ اُس کا خیال تھا کہ اگر میں زیادہ پیسہ کما رہا ہوتا ہمارے پاس آسائشیں ہوتیں تو ممکن ہے ساجدہ کا رویہ اتنا تلخ نہ ہوتا! وہ جانتا تھا کہ ساجدہ کو پہاڑی سلسلوں کی سیر کا جنون کی حد تک شوق ہے لیکن ہمارا ماہانہ بجٹ ہی اتنا محدود ہے کہ اِس قسم کی خواہشات کو فضول خرچی کہہ کر نظر انداز کرنا پڑتا ہے۔ پر آج اُس کے دل میں اِس بات کا اطمینان تھا کہ شادی کے تیرہ سالوں بعد اُسے موقع مِل رہا تھا کہ وہ اپنے بیوی بچوں کو سیر کے لئے مَری لے جا سکے۔ ساجدہ کو خیر وہ شادی کے پہلے ہفتے اپنے کسی دوست کی شادی میں اسلام آباد لے کر گیا تھا جہاں سے وہ چند گھنٹوں کے لئے مَری گئے تھے۔ اِس لحاظ سے ساجدہ کا مَری جانے کا یہ دوسرا جبکہ بچوں کا پہلا اتفاق ہوگا۔

یعقوب اپنے پسندیدہ گیت گاتا ہوا موٹر سائیکل کی بجائے جیسے ہوا میں اُڑ رہا تھا۔ وہ اپنے دل میں سوچ رہا تھا کہ دو تین دن ہم سب کتنا انجوائے کریں گے؟

اب وہ گھر سے زیادہ دور نہیں تھا۔ وہ اشارے پر رُکا اور گھڑی پر وقت دیکھنے لگا۔۔۔۔

# 3

بوندا باندی ابھی بھی جاری تھی اور یوں لگتا تھا کہ کسی بھی لمحے موسلا دھار بارش شُروع ہو جائے گی۔

اچانک اُس کے سامنے ایک بزرگ سا شخص آن کھڑا ہوا۔ اُس کے ہاتھ میں میلا سا ایک تھیلا تھا جس میں شاید اُس کے کپڑے تھے۔ درمیانہ قد داڑھی بڑھی ہوئی اور کپڑے بھی قدرے گندے لگ رہے تھے۔ اُس کے چہرے سے مایوسی اور بے بسی ٹپک رہی تھی۔ یعقوب نے سمجھا کہ شاید یہ بزرگ شخص مُجھ سے پیسوں کی ڈیمانڈ کرے گا۔ اُس نے دِل میں ارادہ کرلیا تھا کہ وہ اُس بزرگ شخص کو سو روپیہ ضرور دے گا۔ جب اُس نے موٹر سائیکل ایک طرف کر کے جیب سے پیسے نکالے تا کہ اُس بزرگ شخص کی مدد کر سکے۔ یہ لیں بابا جی میرے حق میں دُعا کر دینا۔ اُس بزرگ شخص نے کانپتے ہوئے پیسے لینے سے انکار کر دیا۔ شاید ٹھنڈ کی وجہ سے اُس پر کپکپاہٹ طاری تھی۔ بابا جی اگر آپ نے پیسے نہیں لینے تو مُجھے روکا کیوں ہے؟ بیٹا میں بڑی مشکل میں ہوں مُجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ میں سیالکوٹ سے دوائی لینے کے لئے لاہور آیا ہوں۔ میں دِل کا مریض ہوں اور دِل کے ہسپتال سے یہاں مریضوں کو مفت دُوائی دی جاتی ہے۔ میرے پاس رات رہنے کے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ اگر ممکن ہو تو مُجھے ایک رات اپنے گھر رہنے کی اجازت دے دو میں صُبح صُبح نِکل جاؤں گا۔ بیٹا تمہارا مجھ پر بڑا احسان ہوگا ویسے تو میں صُبح صُبح ہسپتال پہنچ جاتا ہوں پر آج مُجھے سیالکوٹ سے نکلنے میں دیر ہو گئی اور پھر کُچھ گاڑی خراب ہو جانے کے باعث مُجھے لاہور پہنچنے میں دیر ہوگئی ہسپتال کا عملہ جو مفت دوائی دیتا ہے جا چکا تھا۔ اب مُجھے کسی بھی طرح یہاں رات گزارنی ہے۔ اور نہ ہی

اتنے پیسے ہیں کہ کسی ہوٹل میں کمرہ لے سکوں۔ بیٹا ٹھنڈ بُہت ہے بوڑھی ہڈیاں اتنی ٹھنڈ برداشت نہیں کر پا رہیں۔ یعقوب نے سوچا کہ اس بزرگ شخص کو کسی ہوٹل میں ٹھہرا دیتا ہوں پھر اُس کے ذہن میں یہ خیال بھی اُبھرا کہ اِس علاقے میں کوئی سستا ہوٹل ملنا ناممکن ہے اور یہ شخص میرے باپ کی عمر کا ہے جواب اس دُنیا میں نہیں ہیں۔ آخر ایک وقت کو میں نے بھی تو بوڑھے ہونا ہے ایسا وقت مُجھ پر بھی آ سکتا ہے۔ ایک ہی تو رات کی بات ہے۔ اُس بزرگ سے ہمیں کیا خطرہ ہوسکتا ہے۔ اِسے اپنے گھر لے جاتا ہوں۔ مہمان نوازی ویسے بھی بڑی برکت کی بات ہے پر ساجدہ تو میرے اِس عمل سے سیخ پا ہو جائے گی اور ہوسکتا ہے وہ اِس بزرگ کو رات ٹھہرنے کی اجازت بھی نہ دے۔ کیا سوچ رہے ہو؟ بیٹا میں کوئی نوسر باز نہیں ایک مصیبت زدہ شخص ہوں۔ یہ دیکھو ہسپتال کی فائل اور یہ میرا شناختی کارڈ بھی دیکھو! نہیں نہیں بابا جی ایسی کوئی بات نہیں میں سمجھ سکتا ہوں آپ کی مجبوری کو۔۔۔ پر آپ سمجھ سکتے ہیں کہ شہری لوگوں کے لئے ایک راہ چلتے شخص کو اپنے گھر لے جانا بڑا مشکل کام ہے مجھے خوشی ہوگی کہ آپ آج رات میرے گھر میں مہمان بن کے رہیں۔ پر میں ایک بات کی وضاحت کردوں میری بیوی شاید اِس بات سے ناراض بھی ہوگی لیکن میں اُسے منالوں گا۔ آپ بے فکر ہوکر بیٹھ جائیں۔ بیٹا اگر ایسی کوئی مجبوری ہے تو میں جیسے تیسے رات کاٹ لوں گا۔ تمہارا بہت بہت شکریہ میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے تمہاری بیوی کے ساتھ تمہارا جھگڑا ہو۔ نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں وہ تو بس ایسے ہی میرے منہ سے نکل گیا تھا۔ نہیں بیٹا تمہارا شکریہ! بابا جی میں نے کہا نا کہ آپ بے فکر ہو جائیں۔

بزرگ شخص ہچکچاتے ہوئے یعقوب کی موٹر سائیکل پر بیٹھ گیا۔

ٹھک ٹھک !ٹھک ٹھک ! آئی آئی ایک منٹ ساجدہ نے دروازہ کھولا پر یعقوب کے ساتھ ایک میلے کُچلے اجنبی بڈھے کو دیکھ کر وہ ٹھِٹھک گئی۔آ جائیں آ جائیں بابا جی یہ میری بیوی ہے ساجدہ۔۔۔خُدا خیر کرے اِسے بھاگوں والی بنائے سب مشکلیں دور کرے۔ بزرگ شخص دُعائیں دیتا ہوا یعقوب کے ساتھ گھر میں داخل ہو گیا۔ساجدہ معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ آخر یہ کیا ماجرہ ہے؟ یہ بوڑھا کون ہے جو یعقوب کے ساتھ گھر میں آن دھمکا ہے؟ آ جائیں آ جائیں اِس کمرے میں تشریف لے آئیں۔بابا جی یہ میرا بیٹا ہے دائم اور یہ بیٹی ہے مونا۔خُدا دونوں کو برکت دے خوب پھلیں پھولیں! دائم اور مونا چلو بچو دوسرے کمرے میں چلو! بابا جی آپ بیٹھیں میں آپ کے لئے کچھ کھانے پینے کا بندوبست کرتا ہوں۔نہیں بیٹا کسی تکلف کی ضرورت نہیں مُجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔اِس میں بھلا تکلف کی کیا بات ہے تکلف تو آپ کر رہے ہیں کھانے کا وقت ہے آخر کھانا تو میں نے بھی کھانا ہے۔آج آپ کے ساتھ کھانے کا موقع مِل جائے گا۔یعقوب کی بات پر بوڑھے شخص نے اُسے اس طرح دیکھا جیسے شکریہ کے لئے اُس کے پاس الفاظ نہ ہوں۔

یہ کس کو اُٹھا لائے ہو اپنے ساتھ؟ ایک تو میں تمہاری اِن فضول حرکتوں سے بہت تنگ ہوں۔ یعقوب کے باہر آتے ہی ساجدہ نے سوال داغ دیا۔ساجدہ میری بات سُنو اِدھر آؤ باروچی خانے میں آؤ اُوہو بات تو سُنو ! ساجدہ پیر پٹختی ہوئی یعقوب کے پیچھے پیچھے آ گئی۔تو کون ہیں۔۔۔۔یہ موصوف؟ ساجدہ ایک خوشخبری ہے میری تنخواہ میں چھ ہزار کا اضافہ کر دیا گیا

ہے یہ دیکھو! ساجدہ کے چہرے پر خوشی کی ایک لہر آئی لیکن اُس نے سختی سے کہا یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔ میں اِس میلے کُچیلے بڈھے کا پوچھ رہی ہوں کہ کون ہے اور تم مجھے تنخواہ بڑھنے کی خبر سُنا رہے ہو۔

ساجدہ بڑا مُصیبت کا مارا ہوا شخص ہے دیکھو تمہاری مہربانی۔۔۔ صرف آج کی رات اِس شخص کو مہمان سمجھ کر رکھ لو ہمارے باپ کی عمر کا ہے۔ مسافر پروری کرنا ہمارا فرض ہے۔ یہ شخص مسافر ہے سیالکوٹ سے لاہور دوائی لینے آیا ہے صُبح صُبح چلا جائے گا۔ یعقوب تُم ہوش میں تو ہو کسی اجنبی کو ہم رات اپنے گھر میں کیسے رکھ سکتے ہیں؟

ساجدہ پلیز میری خاطر۔۔۔ یعقوب! پلیز ساجدہ بس ایک رات کی تو بات ہے ہم کسی مصیبت زدہ شخص کے کام آسکیں اِس سے بڑی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟ میں جانتا ہوں کہ حالات ٹھیک نہیں ہیں لیکن پتہ نہیں کیوں میرے اندر یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں اِس بزرگ شخص کی مدد کروں۔۔۔ یعقوب ایک تو میں تمہارے اِس فلاحی جذبے سے بہت تنگ ہوں ہمیں کیا پتہ یہ شخص کون ہے اور ایک تُم ہو جو اُسے سیدھا گھر لے آئے؟ اگر اتنا ہی ترس آ گیا تھا تو کچھ مالی مدد کر دیتے بیوقوفی کی بھی حد ہوتی ہے۔ ساجدہ اب بس بھی کرو کیا انسان ہوتے ہوئے ہم اتنا گِر گئے ہیں کہ ایک مصیبت زدہ شخص کی ذرہ سی مدد بھی نہ کر سکیں سوچو ہمیں بھی بوڑھا ہونا ہے خُدا نہ کرے اگر ہم کسی اجنبی شہر میں کسی طرح مدد کے لئے لوگوں سے درخواست کریں اور کوئی ہماری نہ سُنے تو سوچو ہم پر کیا گزرے گی؟

اپنی مثالیں اپنے پاس رکھو ایک شخص کے لئے کم از کم اپنا حال تو بُرا نہ کرو۔ بس تو پھر ٹھیک ہے

تُم کھانا دو میں مہمان کے ساتھ ہی کھالوں گا اور تُم بچوں کے ساتھ کھالینا؟ یعقوب آئندہ کے بعد یاد رکھو کبھی اتنی بڑی غلطی نہ کرنا تُم نے کپڑے دیکھے ہیں اُس کے فقیروں جیسا حال ہے تُم کہتے ہو وہ دِل کا مریض ہے مجھے تو شکل سے ہی کوئی مفت بر لگ رہا ہے۔ ساجدہ مہربانی کر کے ایک بزرگ شخص کے لئے ایسے نازیبا الفاظ کہنے سے تمھیں گریز کرنا چاہیئے! اُف میرے خُدایا میرے شوہر کو بھی تھوڑی عقل دے دی ہوتی جاؤ بابا بیٹھو اپنے مہمان کے پاس لاتی ہوں کھانا! یعقوب خوشی سے مہمان کے پاس جا بیٹھا۔ بیٹا کیا نام بتایا تھا تُم نے اپنا؟ جی میرا نام یعقوب ہے۔ بھئی بڑا اچھا نام ہے بندہِ ناچیز کو دلاور آفتاب کہتے ہیں میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں تُم ایک اچھے انسان ہو خُدا خوف ورنہ آج کے دور میں کسی انجان شخص کو بھلا کون اپنے گھر میں لاتا ہے۔ پر بیٹا تُمہارا میری زندگی پر بڑا احسان ہے زندگی رہی تو مُجھے تمہارے کسی کام آ کر خوشی ہو گی لیکن شاید وہ لوگ بڑے کم ظرف ہوتے ہیں جو احسان کا بدلہ چُکانے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ میری نظر میں تو آپ کسی کے احسان کا بدلہ کسی صورت نہیں اُتار سکتے ہاں فقط شکر گُزار ہو سکتے ہیں (ساجدہ ٹرے میں کھانا لے آئی) بیٹا تمہاری بڑی مہربانی خُدا خوش رکھے بزرگ نے ساجدہ کو محبت بھری نظر سے دیکھا اور دُعائیں دینے لگا۔

ساجدہ کے چہرے پر بے نیازی کے اثرات نُمایاں تھے جیسے اُسے اِن باتوں سے کوئی سروکار نہ ہو۔ وہ کچھ کہے بغیر باہر چلی گئی۔

بس بابا جی جو کچھ تھا میں نے بیوی سے کہا لے آئے۔ نہیں بیٹا یعقوب ایسی کوئی بات نہیں تُم لوگوں کی محبت ہی سب چیزوں سے بڑھ کر ہے اور میں شکر گُزار ہوں کہ اتنی ٹھنڈ میں سر

چھُپانے کے ساتھ گھر کا کھانا بھی میسر آ گیا بھلا اِس سے بڑھ کر میرے لئے خوشی کی اور کیا بات ہوسکتی ہے؟ ساجدہ نے سبزی کے ساتھ آملیٹ بھی بنا دیا تھا تا کہ سالن کم نہ پڑ جائے۔ یعقوب بیٹا تُم خوش قسمت ہو تُمہاری بیوی بُہت اچھا کھانا بناتی ہے کھانے کی خوشبو اور ذائقہ لاجواب ہے شکریہ بابا جی اب میں آپ کو اپنے ہاتھوں کی چائے پِلاتا ہوں۔ چائے۔۔۔ فکر نہ کیجیے چائے بھی بُری نہیں ہوگی اطمینان رکھیں۔ ہاہاہا بھئی یہ بھی خُوب رہی چلو بیٹا تمہاری مہربانی چائے بھی پی لیتے ہیں۔

کُچھ دیر کے بعد یعقوب ٹرے میں گرم گرم چائے کے بھرے ہوئے دو کپ لے آیا۔ یعقوب بیٹا لگتا ہے تُم چائے کے شوقین ہو؟ بابا جی آپ کو کیسے پتہ چلا؟ اتنے بڑے بڑے کپ دیکھ کر اور کیا؟ ہاہاہا یہ تو ہے جی ہاں سردی میں تو چائے کا مزہ ہی کچھ اور ہے اور تھوڑی چائے پی کر تو مُجھے مزہ ہی نہیں آتا۔ بابا جی نے چائے کی چُسکی لی ماننا پڑے گا بھئی تُم دونوں میاں بیوی کے ہاتھ میں ذائقہ ہے۔ کیوں بابا جی پسند آئی چائے؟ پسند آئی میاں بہت پسند آئی۔ بیٹا ایک بات کہنا تھی تمہارا بہت شکریہ میں صُبح بہت جلدی یہاں سے چلا جاؤں گا اِس لئے اپنی بیوی کو تکلیف نہ دینا کہ وہ ناشتے کے جھنجھٹ میں پڑے! نہیں بابا جی ایسے کیسے ہوسکتا ہے بغیر ناشتے کے تو آپ کو نہیں جانے دیں گے۔ یعقوب بیٹا میں نے کہا نہ تکلف کی ضرورت نہیں تُم لوگوں کا بہت شکریہ۔ بزرگ نے کچھ اِس انداز میں یعقوب کو منع کیا کہ یعقوب نے مزید اِسرار کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ ٹھیک ہے بابا جی جو آپ کا حُکم۔ شاباش خُدا تمہیں خوش رکھے۔ یعقوب بیٹا خیر سے کتنے بچے ہیں تمہارے؟ جی دو ہیں ایک بیٹا دائم اور بیٹی مونا آپ نے

ابھی اُنہیں دیکھا تو ہے؟ ہاں ہاں بڑے پیارے بچے ہیں۔ خُدا اُنہیں زندگی کے ہر موڑ پر کامیابی عطا کرے۔ آمین یعقوب نے بابا جی کی بات سُن کر بُلند آواز سے کہا بابا جی باتوں باتوں میں وقت کے گُزرنے کا احساس ہی نہیں ہوا آپ بھی کُچھ بتائیں اپنے بارے میں؟ میں کیا بتاؤں بیٹا بس اتنا سمجھ لو کہ میری کہانی اِس رات سے بہت زیادہ طویل ہے اِس لئے قصّہ مختصر میں ایک پریشان حال شخص ہوں جس کی زندگی کے ہر موڑ پر مُصیبتیں اور پریشانیاں ہیں۔ خُدا آپ کی مُصیبتیں دور کرے یعقوب نے دردمندی سے کہا۔ آمین ایسا ہی ہو۔ میرا خیال ہے میں آپ کو رضائی لا دیتا ہوں اگر آپ نے جلدی جانا ہے تو آپ کو آرام کرنا چاہیئے۔ یعقوب نے سٹور سے ایک رضائی لا کر بزرگ کو دی۔ کسی اور چیز کی ضرورت ہو تو آواز دے لیجیے گا۔۔۔ ہاں بیٹا ضرور اگر کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو تمہیں یاد کرلوں گا۔ غسل خانہ صحن میں ہے لائٹ جلتی رہتی ہے آپ کو دُشواری نہیں ہوگی۔ ایک مرتبہ تمہارا پھر بہت شکریہ۔ نہیں نہیں آپ ایسا نہ کہیں یعقوب سلام کہہ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔

آ گئے اپنے چہیتے مہمان سے رخصت لے کر یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی اُسی کے پاس سو جاتے ساجدہ نے جل کر کہا۔ ساجدہ آہستہ بولو بچے سو رہے ہیں۔ اُس ایک آدمی کی وجہ سے ہمیں کتنی زحمت اُٹھانی پڑ رہی ہے۔ بچے بچارے بھی کتنے ڈسٹرب ہو رہے ہیں۔ ساجدہ ہم جب بھی کسی کی مدد کرتے ہیں اُس کے لئے تھوڑی بہت تکلیف تو اُٹھانی پڑتی ہے کسی کو آرام دینے کے لئے خود تھوڑی بے آرامی برداشت کرنی پڑتی ہے اور جو انسان اپنے ہم جنس سے روپوشی کرتا ہے میں سمجھتا ہوں وہ انسان کہلانے کا حق دار نہیں۔ صُبح جلدی وہ یہاں سے

رُخصت ہوجائے گا۔ساجدہ نے یعقوب کے فلسفے کونظرانداز کرتے ہوئے کروٹ بدل لی یعقوب بھی دائم کے ساتھ لیٹ گیا تھکاوٹ کی وجہ سے کب آنکھ لگی اُسے پتہ ہی نہ چلا۔

رات جب اور گہری ہوئی تو بزرگ کی آنکھ ایک آہٹ سے کھُل گئی جیسے صحن میں کوئی شخص پھلانگ کراندرآیا ہو۔وہ کچھ محتاط ہوگیا لیکن پھر اِس خیال سے اُس نے اپنے آپ کوتسلی دی کہ یعقوب ہوگا یا اُس کی بیوی لیکن پھرایک اور آہٹ سے اُسے اندازہ ہوگیا کہ معاملہ کچھ اور ہے کیونکہ باہر سے ہلکی ہلکی سرگوشیوں کی آوازیں بھی آرہی تھیں وہ ابھی یہ ہی سوچ رہا تھا کہ کیا کرے کہ کمرے کا دروازہ آہستہ آہستہ کھُلنا شُروع ہوگیا کوئی بڑی احتیاط سے دروازہ کھول رہا تھا تا کہ شور نہ ہو۔دروازہ پوری طرح کھُل چُکا تھا وہ دو شخص تھے اُن کا دبے پاؤں چلنا اِس بات کا یقین دِلا رہا تھا کہ وہ دونوں چور تھے اُن کی آنکھیں ابھی اندھیرے میں اچھی طرح سے دیکھ نہیں پا رہی تھیں لیکن بزرگ شخص کو سب کچھ صاف دِکھائی دے رہا تھا۔وہ مناسب موقع کی تلاش میں تھا کہ کب کوئی کاروائی کرے۔

جیسے ہی ایک چور نے کُچھ روشنی کی غرض سے ٹارچ جلائی بزرگ شخص نے اپنی رضائی فوراً اُس چور پر پھینک دی۔اس اچانک حملے سے چور بوکھلا گئے۔پیچھے کھڑے ہوئے شخص نے فوراًباہر نکلنے کی کوشش کی لیکن بدقسمتی سے اُس کا پیر دروازے کے پاس پڑی کُرسی میں ایسا پھنسا کہ وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اوراپنے بازو کے بل فرش پر اِس زور سے گرا کہ اُس کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی۔اُس کے منہ سے ایک دل خراش چیخ نکلی۔اتنے میں بزرگ شخص نے پیتل کے گُلدان سے رضائی میں سے نکلتے ہوئے چور کے سر پر ایسا وار کیا کہ وہ بے ہوش

ہوکر ِگر پڑا بزرگ نے موقع کوغنیمت جانا اورفوراً باہر والے چور کو جادبوچا جو بھاگنے کی کوشش کررہا تھا اگراُس کی ہڈی ٹوٹ نہ گئی ہوتی تو ہوسکتا ہے کہ وہ بزرگ کے ہاتھ نہ آتا مگر درد کی شدت کی وجہ سے وہ مقابلہ کرنے میں ناکام رہا بلکہ باآسانی زیر ہوگیا چور چور چور۔۔۔چور چور چور صحن میں شور کی آواز سُن کر یعقوب اور ساجدہ کی آنکھ کُھل گئی یعقوب پہچان گیا کہ یہ تو بابا جی کی آواز ہے اُس نے فوراً دروازہ کھولا باہر دیکھا تو بابا جی چور کو زمین پر چت کیئے بیٹھے تھے۔تھوڑی دیر میں محلے کے بہت سے لوگ وہاں جمع ہوگئے اور سب نے دونوں چوروں پر خوب ہاتھ صاف کیئے پتہ چلا کہ گذشتہ ماہ میں چوریوں کی جو پانچ وارداتیں ہوئی تھیں وہ اِنہی دو چوروں کی کاروائیاں تھیں۔پولیس کے پہنچنے سے پہلے محلے دار چوروں کو اُن کی نانی یاد کرواچُکے تھے۔سب نے بزرگ کی تعریف کی کہ آپ نے نوجوانوں سے بڑھ کر دلیری کا مظاہرہ کیا اور آپ اکیلے اِن دونوں پر بھاری ثابت ہوئے۔بزرگ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا میرا خیال ہے میری بہادری کا تو خیر اِس میں کوئی خاص عمل دخل نہیں البتہ یہ کہنا درست ہوگا کہ بُرائی کا انجام اچھا نہیں ہوتا چور جب پکڑا جاتا ہے تو اُسے سات گُنا بھرنا پڑتا ہے پولیس کے آنے تک چوروں کا اچھا خاصا ریمانڈ ہوچکا تھا وہ اپنے سب گُناہ قبول کرچُکے تھے۔محلے داروں اور پولیس کے جانے کے بعد یعقوب نے بزرگ کا شکریہ ادا کیا ساجدہ بُت بنی سارا منظر دیکھ رہی تھی۔بابا جی اگر آپ نہ ہوتے تو نا جانے ہمارا کتنا بڑا نقصان ہوجاتا؟ یعقوب بیٹا تُم نیک انسان ہو خُدا خوف ہو بھلا خُدا تمہارا نقصان کیسے ہونے دیتا ورنہ مُجھ بزرگ بیمار شخص سے کوئی توقع کرسکتا ہے کہ میں دو ہٹے کٹے جوانوں

کو قابو کر سکتا ہوں؟ بزرگ نے ہنستے ہوئے یعقوب کی طرف دیکھا اور جانے کی اجازت چاہی۔ بیٹا اگر میں جلدی جاؤں گا تو باری جلدی آ جائے گی۔اس طرح میں سیالکوٹ بھی وقت پر پہنچ جاؤں گا۔نہیں بابا جی آپ ناشتہ کیئے بغیر نہیں جائیں گے بس تھوڑی دیر اور رُکیئے آپ منہ ہاتھ دھوئیں میں اتنی دیر میں ناشتہ تیار کرتی ہوں۔ بیٹی تُم آرام کرو تکلف کی ضرورت نہیں میں ناشتہ کہیں سے بھی کرلوں گا۔اگر ہسپتال لیٹ پہنچا تو پھر باری بہت دیر سے آئے گی۔ باری آجائے گی آپ فکر نہ کریں یعقوب آپ کو موٹر سائیکل پر ہسپتال چھوڑ آئیں گے! نہیں بیٹی رہنے دو تم لوگوں کو خواہ مخواہ زحمت ہوگی۔

یعقوب فوراً بولا بابا جی زحمت ہی تو رحمت کے دروازے کھولتی ہے۔ساجدہ شرمندہ سی ہو کر باورچی خانے میں چلی گئی۔۔۔لیکن بابا جی کو اِس بات کا قطعی اندازہ نہیں تھا کہ یعقوب کی یہ بات کہنے کا مقصد کیا تھا۔ **ختم شُد**

پادری شہزاد الیاس پاور اِن ورڈ منسٹریز میں پاسبانی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

اُن کی اہلیہ آفیہ شہزاد اور بیٹا واعظ شہزاد بھی خدمت گزاری کے کام میں اُن کے ساتھ پیش پیش ہیں۔

آپ سے درخواست ہے ہماری چرچ ٹیم کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں

تاکہ خُدا کے کلام کی خِدمت خُدا کی مرضی کے مطابق سرانجام دے سکیں۔

اگر آپ کو یہ تحریر پسند آئی ہے تو آپ اِس تحریر کو ڈاؤن لوڈ کر کے اپنی کلیسیا کے اراکین، اپنے بہن بھائیوں

اور اپنے دوست احباب کے ساتھ ضرور شیئر کریں خدا آپ کو برکت دے شکریہ۔